نیلی بار کا نمائندہ شاعر: یونس متین

Nelibar's Representative Poet: Younis Mateen

Dr. Samreen Kanwal
Lecturer Urdu, Superior College, Arifwala
samreenkanwala7678@gmail.com
Dr. Aqsa Ameer
Lecturer Urdu, Superior College, Okara
izhaninam123@gmail.com

KEYWORDS

Morals
Travelogues
Presence
Sensitive
Consciousness
Influence
Impressions
Fluidity
Rhyme

DATES

Received	**23-11-2024**
Accepted	**27-11-2024**
Published	**31-12-2024**

QR CODE

ABSTRACT

Younas Mateen is the representative poet of Neeli Bar. Younas Mateen was born on 4th June 1957 in F-Block, Arifwala. After matriculation Mateen started showing his hand in business with his father. On December 29, 1979 Younas Mateen got married. Younas Mateen is a high example of morals and character. Mateen wrote poems, ghazals and travelogues with great passion. Apart from urdu, he also wrote poetry in Punjabi. Every heart is dear to the public and widely circulated. The presence of Qazi Habib-ur-Rehman, Zafar Iqbal greatly increased the Shairi consciousness of Younas Mateen. Six works of Younas Mateen have been published in 1988. The first poem of urdu literature Safarnama was completed. A poet is sensitive member of society and he is well aware of the surrounding situations and events and accepts deep influence. As he looks around him the countless impressions of the universe become money on his mind. Younas Mateen also wrote poetry on all kinds of thoughts and ideas and on different topics. There is fluidity in his style. Younas Mateen did not use texture in hi poetry. Mateen has used natural style in his poetry. The style of the text is also standard and authentic in a sense. Matter's rhyme in the case of horror and universities is their example. All essential of Ghazal in Younas Mateen's poetry. Younas Mateen is included in the list ot great poets because of his qualities.

DOI:
http://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/article/view/108

تلخیص:

یونس متین پاک پتن کے نمائندہ شاعر ہیں۔ یونس متین 4 جون 1957 کو ایف بلاک عارف والا میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد متین نے اپنے والد کے ساتھ کاروبار میں ہاتھ بٹانا شروع کیا۔ 29 دسمبر 1979 کو یونس متین کی شادی ہوئی۔ یونس متین اخلاق و کردار کی اعلیٰ مثال ہیں۔ متین نے نظمیں، غزلیں اور سفرنامے بڑے شوق سے لکھے۔ اردو کے علاوہ پنجابی میں بھی شاعری کی۔ قاضی حبیب الرحمان، ظفر اقبال کے سائے نے یونس متین کے شعری شعور میں بے پناہ اضافہ کیا۔ یونس متین کی چھ تخلیقات یں شائع ہو چکی ہیں۔ شاعر معاشرے کا حساس فرد ہوتا ہے اور وہ اپنے اردگرد کے حالات و واقعات سے بخوبی واقف ہوتا ہے اور گہرا اثر قبول کرتا ہے۔ جب وہ اپنے اردگرد دیکھتا ہے تو کائنات کے ان گنت نقوش اس کے ذہن پر رقم ہو جاتے ہیں۔ یونس متین نے بھی ہر قسم کے افکار و خیالات اور مختلف موضوعات پر شاعری کی۔ ان کے اسلوب میں روانی ہے۔ متین نے اپنی شاعری میں فطری اسلوب کا استعمال کیا ہے۔ متن کا اسلوب بھی ایک لحاظ سے معیاری اور مستند ہے۔ یونس متین اپنی خوبیوں کی وجہ سے عظیم شاعروں کی فہرست میں شامل ہیں۔ اس آرٹیکل میں ان کی شاعری کے فکر و فن پر بحث کی گئی ہے۔

یونس متین ۴/جون ۱۹۵۷ء کو عارف والا شہر (ایف بلاک) میں پیدا ہوئے۔[1] متین میٹرک کے بعد اپنے والد کے ساتھ کاروبار میں اُن کا ہاتھ بٹانے لگے۔ اپنی کاروباری مصروفیت کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتے ہیں:

> ”میں نے تجارت کو ہی اپنے لیے بہتر سمجھا اور اپنے کاروبار کو نہ صرف ملکی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر پھیلا دیا یعنی جرمن فرانس امریکہ تک اپنا کاروبار پھیل گیا ۱۹۹۰ء میں لاہور leather garments کی فیکٹری بنائی جس میں leather کی مصنوعات امریکہ اور یورپ میں export کیں اور پاکستانی مصنوعات کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کروایا ۱۹۹۲ء میں تجارت کے سلسلے میں روس چلا گیا۔“[2]

۲۹/دسمبر ۱۹۷۹ء میں یونس متین رشتۂ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ اُن کی اہلیہ اُن کی ماموں زاد ہیں۔

> ”میری زوجہ صورت اور سیرت کے اعتبار سے مثالی خاتون ہیں۔ اُنھوں نے ہر مشکل کام پر میرا ساتھ دیا ہے اور زندگی کے ہر پست و بلند میں میری ہم رکاب رہی ہیں حالانکہ کئی لوگ پستی میں چھوڑ جاتے ہیں۔“[3]

متین نے نظمیں غزلیں سفرنامے بڑے شوق سے لکھے اُردو کے علاوہ پنجابی میں بھی شاعری کی۔

> ”جب متین مشاعرے میں کوئی غزل یا نظم پڑھتے ان کے اشعار کو خوب داد دی جاتی۔ متین کی احمد فراز سے بھی کافی دوستی اور تعلق رہا۔ احمد فراز سے اکثر اوقات مشورہ سخن بھی رہتا تھا۔ آپ نے منظوم سفر

نامے کے حوالے سے نظم ''سلوانا'' لکھی۔ اپنے دوست قاضی حبیب الرحمن صاحب کی فرمائش پر منظوم سفر نامہ آگے بڑھایا۔"(4)

ادب کی دنیا میں ان کو بڑے عزت واحترام سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ ان کی دوسری کتاب ''داستاں گو'' ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی۔ تیسری کتاب ''نتاشا'' ۲۰۱۵ء میں شائع ہوئی۔ ''مالا کو مالا کو'' اور ''عارف والا 0 کلومیٹر'' ۲۰۱۶ء میں نظمینہ پبلی کیشنز سے شائع ہوئیں۔

شاعر معاشرے کا ایک حساس فرد ہوتا ہے اور وہ ارد گرد کے حالات وواقعات سے خوب واقف ہوتا ہے اور گہرا اثر قبول کرتا ہے۔ وہ اپنے ارد گرد جھانکتا ہے تو کائنات کے بے شمار نقوش اس کے ذہن پر رقم ہو جاتے ہیں۔ اس کی شاعری کے محرکات میں اس کی اپنی ذات سے متعلقہ احساسات اپنے ماحول، مذہب اور معاشرت سے متعلقہ حوادث نظریات اور افکار شامل ہیں:

''یونس متین نے بھی ہر طرح کے افکار و نظریات اور مختلف موضوعات پر شاعری کی۔ اُن کے ہاں نے سیاسی وسماجی معاشرتی، مذہبی افکار ونظریات پر خوب صورت اشعار ملتے ہیں۔"(5)

متین کی شاعری کو پڑھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے ہاں ایک بڑی حد تک تجربہ مشاہدہ بھی ہے اُن کا تعلق محبت کے قبیلے سے ہے۔ وہ محبت کو انسانیت اور انسانیت کو محبت سمجھتا ہے۔ وہ انسانیت کی وحدت کا علمبردار دکھائی دیتا ہے۔

متین کے کلام میں اکثر مقامات پر ذاتی اور آفاقی عناصر یوں گھل مل گئے ہیں کہ امتیاز مشکل ہو گیا ہے۔ اس طرح اردو ادب ایک نئی روایت سے روشناس ہوا جو بہت حد تک سرمایہ افتخار بھی ہے۔ آفاقیت اور عالمگیریت معاملہ میں متین کی شاعری اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے قدم قدم پر یہ احساس ہوتا ہے کہ شاعر اپنے آپ کو قبیلہ انسانیت کا ایک فرد سمجھتا ہے اور اجتماعی دکھ درد کو اپنی ذات میں محسوس کرتا ہے بلکہ اس کرب واذیت کو دور کرنے کے لئے لفظوں اور شعروں کا سہارا لیتا ہے:

یہ شعر کب ہیں ، مرے دل کی وارداتیں ہیں
یہ میرے زخم ہیں سارے یہ شاعری کب ہے(6)

بس اپنا شعر پڑھ کر ایک ہم نے اُس پہ پھونکا تھا
تو اُس دیوار میں کتنے ہی دروازے نکل آئے(7)

مرا قبیلہ اور تھا ، اُس کی اور تھی ذات
آن بسی مری آنکھ میں ، ایک پرائی رات(8)

مسلسل شاعرانہ محنت غور وفکر فنی ریاضت متین کی وہ تین خوبیاں ہیں جنھوں نے اسے بڑے شاعرں کے سلسلے کے ساتھ آخر میں جوڑ دیا ہے۔ اس طرح یہ وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ مستقبل کا مورخ جب اُردو ادب کی تاریخ لکھے گا تو متین کی اس اہمیت و

عظمت کا ضرور اعتراف کرے گا۔ متین کے فن میں فکر و عمل اور جذبات و خیالات کا ایک بہت عمدہ توازن اور تناسب دیکھنے میں آتا ہے جو موجودہ دور کے اہل فن میں کافی حد تک مفقود ہوتا جارہا ہے۔شاید اس کی وجہ ان کی وضع دارانہ محتاط اور رکھ رکھاؤ والی زندگی ہے یا والدین اور بزرگوں کی تعلیم و تربیت۔ وہ اپنی شاعرانہ دُنیا میں فرسودہ قدروں سے ہمیشہ دامن بچاتے ہیں اور جدت کی طلب و تلاش میں ہمیشہ سرگرداں رہتے ہیں۔

متین کی شاعری میں بشری دھڑکنیں صاف سنی جاسکتی ہے یہ شاعری خلا کی یا آسمانی نہیں بلکہ ایک حساس شخص نے دوسروں کی حساسیت بیدار کرنے کے لئے کی ہے چنانچہ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو متین شاعروں اور ادیبوں کے قافلے میں شامل ہو گیا ہے جو ازل سے عظمت آدم کا پرچم لے کر چلا تھا۔ اور نہیں معلوم کہ وہ مستقبل میں کتنی رفعتوں تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ ان کو بیماریوں سے بچائے اور تندرست رکھے اب تو عمر بھی کافی ہوگئی ہے البتہ کیا بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ اب تک اس نے جتنا کام پیش کیا ہے وہ بہت دل خوش کرنے والا اور ادب میں اس کی حیثیت باقی رکھنے والا ہے:

> ”متین کی شاعرانہ خوبی اس کی انفرادیت ہے۔ سالوں سے متین ادبی حلقوں اور مشاعروں میں شامل رہا ہے۔ اس دوران اردو ادب میں پیدا ہونے والے نئے نئے رجحانات سے وہ مسلسل متاثر رہا ہے اور اردو کے جدید اور مابعد جدید نظریات ان کی فکر و بصیرت پر مسلسل اثر ڈالتے رہے ہیں لیکن پھر یوں ہوا کہ بہت جلد وہ ان اثرات سے بلند ہو گئے اور انہوں نے اپنا ایک علیحدہ انفرادی رنگ بنا لیا۔ اس انفرادیت میں انہوں نے م ختلف نوع کے اجتماعی تجربات کو بھی جمع کر لیا۔"(9)

یوں ایک عجیب گنگا جمنی کیفیت لے کر وہ شاعری کے منظر نامے پر طلوع ہوا:

وجد میں شعر نہیں کہتے ہیں ، رم کرتے ہیں
میر کیا عشق کرے گا کہ جو ہم کرتے ہیں(10)

وہ بے وفا ہمیں بے طرح یاد آتا ہے
شراب پیتے ہوئے ، شاعری سناتے ہوئے(11)

متین کا اسلوب بھی ایک لحاظ سے معیاری اور مستند ہے متین نے فطری انداز استعمال کیا ہے جہاں سادگی کی ضرورت تھی وہاں سادگی سے کام لیا ہے اور جہاں رنگینی درکار تھی وہاں رنگینی کا مظاہرہ کیا ہے رنگینی زبان اور شگفتہ الفاظ کی دل آویزی کا اظہار خیال کیا اہے اسی کے اقتباسات کے ایک ایک لفظ سے لطف و نشاط، کیف و انبساط، اور نفاست و لطافت ٹپکتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے ہوتا ہے کہ ان کا قلم شدت جذبات کی رو میں بے تکلف چلتا جارہا ہے اور الفاظ خود بخود بڑھ کر ان کے جذبات و احساسات کو اپنے

جوش و جذبے کا والہانہ اظہار بھی کیا ہے لیکن یہ مواقع بالکل فطری ہے ان میں تصنع یا مبالغا نہیں واقعات کو واقعات کے رنگ میں پیش انداز افہام و تفہیم کا ہے جمال و جلال کا یہ امتزاج پوری طرح سے شروع سے آخرت تک موجود ہے۔

"انہوں نے مناسب تشبیہیں اور استعارے حسین بندش دل کش تراکیب اور پر معنی علامتیں استعمال کی ہیں اور مشکل الفاظ کی وضاحت بھی ساتھ ساتھ کی ہے ان کے اسلوب میں بلا کی روانی ہے اور سادگی یہ کا یہ عالم ہے کہ کم سے کم استعداد رکھنے والا شخص ان کی تحریر کو سمجھنے میں دقت محسوس نہیں کرتا۔"(12)

صاحب علم لوگوں کے لئے اس میں علمی تسکین موجود ہے اور عام لوگوں کے لئے تفہیم کا سامان موجود ہے اس طرح یونس متین کی تصانیف علمی و ادبی لحاظ سے متین کا نہ صرف تصنیفی شاہکار بنتی ہے بلکہ پورے اردو ادب اور زبان کے لئے سرمایہ افتخار بن جاتی ہے، متین اردو کے وہ نامور شاعر ہیں کہ ان جیسے لوگ کہیں صدیوں میں جا کر پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں قدرت نے بہت سے صلاحتیں عطا کی ہے وہ شاعر بھی ہیں ااور ادیب بھی زاہد بھی ہیں اور عابد بھی عاشق و صوفی بھی ہیں انہوں نے اپنی تمام صلاحیتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔

متین کے ہاں نہ صرف ان کے عہد کے مسائل کا عکس نمایاں ہیں بلکہ ماضی کے سیاسی و سماجی حالات و واقعات اور حوادث بھی ان کی شاعری میں موجود ہیں اس حوالے سے وہ گہرا شعور رکھتے ہیں اور سماجی مسائل کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے جب ہم متین کے اسلوب پر موضوعاتی حوالے سے نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اس میں ایک فکری پہلو بھی نظر آتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ لکھنے والا زندگی کو ایک مفکر کی حیثیت سے دیکھتا ہے اس کائنات میں قدرت نے جو تنوع اور رنگارنگی رکھی ہے اور پھر ہماری زندگی کی جو مختلف حالتیں اور حقیقتیں بار بار سامنے آتی ہے متین ان پر سوچ و بچار کرتے ہیں اور اپنے ردعمل کو بھی تحریر میں لاتے ہیں۔ ایسے مواقع پر ان کے اسلوب میں ایک جامعیت اور گہرائی کا احساس ملتا ہے وہ معاملات اور مسائل کی ظاہری سطح سے آگے بڑھ کر احوال و واقعات کے تہہ تک اترتے ہیں اور اصلیت یا مغز کو پہنچتے ہیں۔ اس کے اسلوب میں اشعار کی کثرت ہمیں رنگینی مرصع سازی یا جمال پرستی کا احساس ہی نہیں دلاتی بلکہ غور و فکر پر بھی آمادہ کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا زندگی اور کائنات کے بارے میں ایک مخصوص زاویہ نظر رکھتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ قارئین بھی اس کے تفکر میں شامل ہوں:

"متین کا خیال ہے کہ غزل میں جو عشقیہ مضامین باندھے جائیں وہ ایسے جامع الفاظ میں باندھے جائیں جو دوستی اور محبت کی تمام انواع اقسام اور تمام جسمانی و روحانی تعلقات پر حاوی ہوں اور جہاں تک ہو سکے ایسا لفظ نہ آنے پائے جس سے کھل کھلا مطلوب مرد کا یا عورت کا ہونا قرار پایا جائے مثلاً کلاہ، جبہ، دستار جامہ، قبا، سبز، خطہ زرگر پسر مطرب پسر، ترسا بچہ وغیرہ وغیرہ یا محرم کرتی مہندی چوڑیاں جھومر وغیرہ "ان کا خیال ہے کہ مرجا مطلوب مرد کو قرار دینا جو ایران اور ہندوستان کی شاعری میں عروج ہے محض

ایک غلط فہمی قبیحہ اور قومی اخلاق پر ایک بد نما داغ ہے اور شعراء کو مشورے دیتے ہیں کہ اس روز کو شاعری میں ترک کر دیں کیونکہ مرد پرستی ایک لعنت اور جرم ہے۔"(13)

یونس متین نے اپنی تصانیف میں ہر طرح کے موضوعات استعمال کئے عشق و محبت کے موضوع پر بھی باتیں کی ہیں اور ایسی باتیں بھی بیان کی ہیں جو ولولہ انگیز ہوں خواہ ان کا منشاء خوشی ہو یا غم حسرت یا لذت شکر یا شکایت یا قناعت یا توکل حب الوطنی یا ہمدردی رجوع الی اللہ حمایت دین و مذہب یا دنیا کی بے ثباتی اور موت کا خیال وغیرہ وغیرہ۔

یونس متین نے اپنی شاعری میں وہ خیالات استعمال نہیں کئے جو اگلوں نے زمانہ اقتضا سے یا اپنے جذبات کے جوش میں ظاہر کئے ہیں ہم بھی وہی راگ گاتی ہیں اور انہی کے خیالات کا اعادہ کرتے رہیں ان کا مشورہ ہے کہ ہم کو چاہیے کہ خود اپنے خیالات اور جذبات سے شاعری کا آراستہ کریں۔ متین نے اپنی شاعری میں اخلاقی مضامین بھی بیان کئے ہیں ان کا خیال ہے کہ اخلاقیات سے بھی شاعر میں عشق جسی سرگرمی پیدا کی جاسکتی ہے۔

متین کے خیال میں جس طرح موم ہر سانچے سے نئی شکل ڈھال کر نکل سکتا ہے اسی طرح خیالات کو بھی مختلف صورتوں میں شاعری کے ڈھانچے میں ڈھالنا چاہیے ان کے خیالات میں تنوع ہے کیونکہ جب ایک بات ایک ہی ڈھنگ سے کہی جائے تو قاری اکتا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ شاعر کے پاس کہنے کے لیے کچھ نہیں رہا۔ لیکن یونس متین کی غزل کا مطالعہ کرتے ہوئے اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔

حوالہ جات

1. انٹرویو، یونس متین، عارف والا ذاتی، عارفوالا: علامہ اقبال لائبریری، ۱۰ جولائی ۲۰۱۶ء
2. ایضاً
3. غالب، دیوانِ غالب (لاہور: فیروز سنز، ۱۹۲۹ء)، ۵۸۔
4. انٹرویو، یونس متین، عارف والا ذاتی، عارفوالا: علامہ اقبال لائبریری، ۱۰ جولائی ۲۰۱۶ء
5. ایضاً
6. یونس متین، لباس (لاہور: نظمینہ پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء)، ۱۲۰۔
7. ایضاً، ۱۱۔
8. ایضاً، ۱۶۹۔
9. انٹرویو، یونس متین، عارف والا ذاتی، عارفوالا: علامہ اقبال لائبریری، ۱۰ جولائی ۲۰۱۶ء

10. یونس متین، لباس، ۳۳۔

11. ایضاً، ۱۲۴۔

12. انٹرویو، یونس متین، عارف والا ذاتی، عارفوالا: علامہ اقبال لائبریری، ۱۰ جولائی ۲۰۱۶ء

13. ایضاً

References in Roman Script

1. Interview, Younis Mateen, Allama Iqbal Library Arifwala, 10 July 2016
2. Ibid
3. Ghalib, Dewan-i Ghalib (Lahore: Firoz Sons, 1929), 58.
4. Interview, Younis Mateen, Arifwala: Allama Iqbal Library, Arifwala 10 July 2016
5. Ibid
6. Younis Mateen, Libas (Lahore: Nazmina Publications, 2000), 120.
7. Ibid, 11.
8. Ibid, 169.
9. Interview, Younis Mateen, Allama Iqbal Library, 10 July 2016
10. Yunus Mateen, Libas, 33.
11. Ibid, 124.
12. Interview, Younis Mateen, Allama Iqbal Library, Arifwala 10 July 2016
13. Ibid